اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

نمبر ۱۸، ۱۹ جلد ۱۰

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنے

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

یکم و پندرہ ستمبر ۱۹۳۶ء | ۱۴/۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۵۵ھ

مضامین

ہندوستان میں عورتوں کی رفتار ترقی نمبر ۴	جناب عبد الرحیم صاحب شبلی۔	۳-۶
درس القرآن	فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ	۶-۹
تقویٰ	محترمہ امۃ السلام صاحبہ قادیان۔	۹-۱۳
کتب مسیح موعودؑ پڑھتی رہو ..	محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ قادیان۔	۱۳-۱۴
حقیقت احمدیت	محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ قادیان۔	۱۴-۱۹
واقعات وحوادث وعجائبات ..		۲۰-۲۲

وی۔پی

مصباح کے آتے ہیں

خریداران اخبار مصباح کو معلوم ہے۔ کہ مصباح کا سال ۱۵ دسمبر سے شروع ہوتا ہے۔ پورے ۹ ماہ سے ہم مصباح اچھے اچھے مفید مضامین سے مزیّن کر کے بروقت بھیج رہے ہیں لیکن کئی خریدار ایسے ہیں۔ جو پہلے وی۔پی واپس انکاری کر چکے ہیں۔ اور باوجود بار بار مطالبہ کے اب تک چندہ سالانہ ادا نہیں کیا۔ اِس لئے بذریعہ اعلان ہذا بتاکید عرض ہے۔ کہ اپنے اپنے ذمّے کا چندہ منی آرڈر کر کے یا دستی یا معرفت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ۱۵ دن کے اندر اندر بھجوا دیں۔ ورنہ یکم اکتوبر کا مصباح بذریعہ وی۔پی حاضر ہوگا۔ اور اس طرح آپ کو ۵ آنے زائد بھی دینے پڑیں گے۔ اور انکاری کی صورت میں دفتر کی محنت اور فی وی۔پی ۵ آنے نقصان ہوگا؛

سالہا سال کے بقایا داروں کے نام چھپ چکے ہیں۔ جن میں سے اکثر کے نام اخبار بند ہے۔ اور بقایا بدستور اُن کے ذمّے۔ یہ رقم ہزار روپے سے بھی زیادہ ہے۔ اب میرا خطاب اُن خریداروں سے ہے۔ جن کے نام مصباح جاری ہے۔ اور ابھی تک چندہ وصول نہیں ہُوا۔ مصباح خواتین جماعت احمدیہ کا واحد اخبار ہے، جو اُن کے حقوق کا محافظ، اور دینی دُنیوی بہبُودی کا حامی ہے۔ صرف تین آنے ماہوار خرچ کے لئے ایسے اخبار کو بند ہو جانے پر مجبور کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔ مجھے پوری اُمید ہے۔ کہ اب کے ایک وی۔پی بھی واپس انکاری نہیں آئے گا۔ بلکہ جیسے بھی ہوسکے۔ وی۔پی وصول کر لئے جائیں گے؛

مینجر اخبار مصباح قادیان
ضلع گورداسپور

160

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مصباح
قادیان دار الامان مورخہ یکم و ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء

ہندوستان میں عورتوں کی رفتار ترقی

تعلیمی حالت

گذشتہ سے پیوستہ

(از قلم جناب عبد الرحیم صاحب شبلی۔ بی۔ کام)

تعلیمی ترقی کے راستہ میں اور بھی بہت سی مشکلات ہیں۔ جن میں سے مذہب، قومیت اور زبان کی مشکلات کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان میں کم و بیش ۲۲۲ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ جن میں سے صرف احاطۂ بمبئی میں آٹھ مختلف زبانیں موجود ہیں۔ پھر ظلم یہ ہے کہ ہر زبان کی سرپرستی مذہبی اور قومی بنا پر کی جاتی ہے۔ مثلاً ہندو کہتے ہیں۔ کہ ہر جگہ ذریعہ تعلیم ہندی ہو۔ مگر مسلمانوں کا خیال ہے کہ اُردو ہو۔ ابھی حال ہی میں صوبہ سرحد میں ابتدائی تعلیم کا ذریعہ اُردو قرار پایا تھا۔ کہ اس پر ہندوؤں نے وہ شور مچایا۔ کہ پارلیمنٹ تک اس کی صدائے بازگشت پہنچی۔ ظاہر ہے کہ جس ملک میں مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگ آباد ہوں وہاں اوّل تو الگ الگ فرقہ وارانہ اسکولوں کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ لیکن اگر اسکول علیحدہ علیحدہ نہ ہوں۔ تو کم از کم دو۲ تین۳ مختلف زبانوں کی تعلیم ضروری ہے جس کے لئے علیحدہ علیحدہ اُستاد چاہئیں۔ چونکہ ہندوستان کے دیہاتوں میں غربت بہت ہے اس لئے وہاں کے لوگ ان اسکولوں کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ اور نہ گاؤں کی آبادی اتنی ہوتی ہے۔ کہ وہاں دو۲ تین۳ اسکول کا قیام ضروری سمجھا جائے۔ لہذا ایک طرف تو بچے تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اُن کی تعلیم پر اتنا خرچ آتا ہے۔ کہ غریب لوگ اُس کو برداشت نہیں کر سکتے +

اعلیٰ تعلیم کی طرف سے بے پرواہی

ایک اور بڑی خرابی یہ ہے۔ کہ پہلی سے دوسری۔ اور دوسری سے تیسری جماعتوں تک طالبات کی تعداد میں بہت کمی آجاتی ہے یہاں تک کہ چوتھی جماعت تک فی اسکول اوسطاً صرف ۲ لڑکیاں رہ جاتی ہیں۔ تعلیمی رپورٹوں سے ظاہر

ہوتا ہے۔ کہ بنگال میں تین اسکول ملاکر ایک بچی بھی کمی لڑکی کا اوسط نکلتا ہے۔ پنجاب میں جو بلحاظ تعلیم کے ہندوستان کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ صوبوں میں سے ہے۔ ابتدائی جماعتوں میں چار لڑکیوں میں سے تین لڑکیاں، دُوسری جماعت تک پہنچنے سے پہلے اسکول چھوڑ دیتی ہیں۔ اسکی وجہ ظاہر ہے کہ ایک تو اعلیٰ تعلیم کیلئے روپیہ زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ فیسیں زیادہ ہیں جو دیہاتی لڑکیاں ادا نہیں کر سکتیں۔ اور دُوسرے ہماری معاشرتی رسومات لڑکیوں کی تعلیم میں حارج ہیں۔ مثلاً شادی وغیرہ کی وجہ سے لڑکیاں اسکولوں سے جلد اُٹھالی جاتی ہیں٭

دیہاتی اسکول

پھر لڑکیوں کے لئے جو اسکول دیہاتوں میں قائم کئے جاتے ہیں۔ اُن کی انتظامی حالت بھی بہت خراب ہوتی ہے۔ اکثر اسکولوں کی عمارات ردّی اور خراب وخستہ حالت میں ہوتی ہیں۔ ایک انسپکٹرس نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا۔ کہ دیہات میں یہ عام قاعدہ ہے۔ کہ جو مکان لڑکوں کے اسکول کے لئے ناموزون خیال کیا جاتا ہے۔ وہاں زنانہ اسکول قائم کر دیا جاتا ہے٭

اِن اسکولوں کے ساتھ بالعموم کوئی کُھلی جگہ کھیلنے کے لئے نہیں بنائی جاتی بلکہ میرا تو یہ خیال ہے، کہ لڑکیوں کے لئے تفریح اور ورزش ضروری ہی خیال نہیں کی جاتی۔ حالانکہ بیڈمنٹن، ٹینس اور تیراکی وغیرہ جس میں یورپ کی لڑکیاں کُھلے بندوں حصّہ لیتی ہیں۔ پردہ میں بھی کھیلی جا سکتی ہیں اسیطرح Indoor Games (اندرون کمرہ کھیلیں) مثلاً پنگ پانگ وغیرہ لڑکیوں کو سکھلائی جا سکتی ہیں۔ اور اس میں کسی قسم کی تخریبِ اخلاق بات نہیں ہے٭

دیہاتی اور شہری اسکولوں کی اکثر حالت یہ ہے۔ کہ ایک تنگ و تاریک کمرہ میں جہاں ہوا اور روشنی کا کبھی گذر نہیں ہوتا۔ چند پھٹے پُرانے ٹاٹوں پر بہت سی گندی اور کریہہ المنظر لڑکیاں کندھے سے کندھا ملائے بیٹھی ہوتی ہیں۔ ایک کونے میں ایک اُستانی جس کے چہرہ پر نکبت و ادبار اور مایوسی کی گھٹائیں چھائی ہوتی ہیں دبک کر بیٹھ جاتی ہے۔ جہاں اُسے حرکت کرنے کے لئے بھی مشکل سے جگہ ملتی ہے۔ سردیوں میں نمی (سیل)، اور گرمیوں میں حبس کے مارے ان کمروں میں کھڑا ہونے کو دل نہیں چاہتا۔ لیکن یہ ننھی ننھی بچیاں جنہیں شب و روز قدرت کی کُھلی فضاء میں سانس لینا چاہیئے۔ ان قید خانوں میں مجرموں کی طرح بند رہتی ہیں٭

اِنسپکٹرسوں کی تعداد میں اضافہ کی ضرورت

اِن سکولوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اِنسپکٹرسوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی خاص طور پر ضرورت ہے۔ اِس وقت جو انسپکٹرسیں موجود ہیں۔ اُن میں سے اکثر کو آٹھ دس ہزار میل کی مسافت طے کرنی پڑتی ہے۔ ظاہر ہے کہ دُور دراز دیہاتوں اور قصبات میں اکیلے پھرنا آسان کام نہیں۔ اور پھر وہ جلدی کی وجہ سے خاطر خواہ معائنہ بھی نہیں کر سکتیں۔ بلکہ سرسری طور پر ایک نگاہ ڈالی اور رپورٹ لکھ کر چلتی بنیں۔ چاہیئے کہ کم از کم دو روز تو وہاں قیام ہوتا۔ کہ اُستانیوں اور طالبات کی مشکلات کا کماحقہ اندازہ لگ سکے ؛

لازمی تعلیم

لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم کو لازمی بنانے کے لئے مختلف آراء ہیں۔ لیکن میرے خیال میں اختلاف کی وجہ زیادہ تر مشکلات ہیں نہ کہ کام کی عدم اہمیت۔ مثلاً سب سے بڑی مشکل تو وہی ہے جو مَیں بیان کر چکا ہوں۔ کہ دیہاتوں میں ٹرینڈ اُستانیاں نہیں ملتیں۔ پس لازمی تعلیم کے مروّج ہونے سے جو کام بڑھ جائے گا۔ اُسکو سنبھالنے کے لئے مزید اُستاد کہاں سے میسّر ہوں گے ؛

تاہم اِس وقت پانچ صوبوں میں تعلیم جبری قرار دی گئی ہے۔ جس میں سے صِرف دو صوبوں میں اِس پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ یعنی بمبئی اور مدراس ؛

161

صحیح نصاب کا فقدان

لڑکیوں کی تعلیم میں جو بڑا نقص اور کمی ابتک موجود ہے۔ وہ صحیح تعلیمی نصاب کا ہونا ہے۔ سب محکمہ جات تعلیم اب اِس پر متفق ہیں۔ کہ لڑکیوں کے لئے ایک جُداگانہ نصاب تعلیم کی اشد ضرورت ہے۔ جو اُن کو بجائے فیشن ایبل بنانے کے سلیقہ شعار مائیں اور بیویاں بنائے۔ بعض انجمنوں نے اِس کی طرف توجہ کی ہے۔ مثلاً آل انڈیا وومنز کانفرنس اس بارہ میں بہت سا مفید کام کر رہی ہے۔ ضروری ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ بھی اس مسئلہ کو ہاتھ میں لے۔ اور کوئی مفید کورس تجویز کرے ؛

جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کئی بار فرمایا۔ کہ ہماری ضروریات دُوسری جماعتوں سے مختلف ہیں۔ ہمیں دُنیاوی علوم کی نسبت دینی علوم زیادہ سیکھنے چاہئیں۔ پس لڑکیوں کے لئے نصاب تجویز کرتے وقت ہمیں اِس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ہم سلیقہ شعاری اور گھر گھرہستی وغیرہ کے دوش بدوش علم الادیان بھی اُن کو سکھائیں ؛

ہمارے راستہ میں مشکل یہ ہے کہ جبتک

ہماری اپنی یونیورسٹی نہیں بنتی۔ ہمیں ہندوستانی یونیورسٹیوں کے نصاب کے مطابق تعلیم دینی پڑتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بعض غیر ضروری اور معیوب باتیں بھی پڑھانی پڑتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کر سکتے ہیں۔ کہ ابتدائی جماعتوں میں جن کے امتحان ہم نے خود لینے ہوتے ہیں۔ بعض ایسی باتیں بھی داخل کر لیں جو ہماری اپنی ضروریات کے مطابق ہیں ؛

پھر ضرورت اِس بات کی ہے۔ کہ نہ صرف لڑکیوں کو دینی اور دُنیوی تعلیم ضروری طور پر دِلائی جائے۔ بلکہ ادھیڑ عمر کی عورتوں کے لئے بھی اُسے لازمی قرار دیا جائے۔ چند سال ہوئے قادیان میں مدرسۃ الخواتین اس مقصد کے لئے کھولا گیا تھا جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے بعد میں بند کر دیا گیا۔ اگر لجنہ اماء اللہ اسے اپنی زیر نگرانی دوبارہ کھولے۔ تو مفید کام ہو سکتا ہے ؛

توسیع اشاعت مصباح

مِصباحی بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ کوئی احمدی گھر ایسا نہ رہنے دیں جس میں اخبار مصباح جاری نہ ہو ؛ (۲) جو مضامین لکھ سکتی ہیں وہ مضامین سے باقاعدہ مدد دیتی رہیں ؛ (۳) مِصباح کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے تجاویز لکھیں ؛

ایڈیٹر

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

سورۃ قیامۃ بقیہ رکوع اول

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ

اے محمدؐ یا اے انسان تو اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دے۔ کہ اس کے ذریعہ سے جلدی جلدی کچھ اور نازل ہو جائے گا۔ نزول وحی کے وقت جلدی جلدی نہ پڑھا کرو۔ کہ یہ ختم ہو جائے۔ تو اور نازل ہو ؛

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ

جب ہم پڑھا کریں تب تم پڑھو۔ یعنی اپنی طرف سے مسئلے بیان نہ کرو۔ جب ہم قرآن نازل کریں، تو تم اس کی تشریح کرو۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انبیاءؑ خدا تعالےٰ کے الہام کے بغیر کوئی بات نہیں کرتے ؛

خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کے متعلق دو باتیں بیان کی ہیں۔ (۱) اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔ (۲) ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ۔ اِن دو آیتوں کے درمیان وقفہ رکھ دیا۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے دو زمانے ہیں۔ ایک تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ جس میں قرآن جمع ہوا، اور پڑھا گیا۔ ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جس میں قرآن کریم کی تشریح ہوئی۔ اصل تشریح قرآن کریم کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوئی۔ اس سے پہلی تفسیروں میں رطب ویابس بھرا ہوا ہے۔ گو بعض باتیں اچھی بھی ہیں۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۙ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۗ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۙ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۙ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۗ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۙ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۙ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۙ

ہرگز نہیں۔ تم کو دنیا کی محبت نے گمراہ کیا ہوا ہے۔ یہ جو تمہارا دعویٰ ہے۔ کہ کوئی قیامت نہیں۔ یہ بھی پکا خیال نہیں۔ اس بات پر بھی کسی کو یقین نہیں۔ کہ قیامت نہیں ہوگی۔ بلکہ تم کو دنیا کی محبت ہے جس کی وجہ سے تم چاہتے ہو کہ کوئی قیامت نہ آئے۔

عَاجِلَة۔ دنیا۔

نَاضِرَةٌ۔ پُر رونق۔ تازہ۔

نَاظِرَةٌ۔ دیکھنے والا۔ روحانی رؤیت سے دیکھنے والا۔

بَاسِرَةٌ۔ بنے ہوئے۔ ترش رو۔ بدہیئت۔ غمگین۔ چڑھے ہوئے۔ اُداس۔

فَاقِرَةٌ۔ اُس نشان کو کہتے ہیں جو اونٹ کے ناک پر لوہے کو تاپ کر یا آگ سے لگاتے ہیں یہاں تک کہ ہڈی تک چلا جاتا ہے۔ اور اسکے معنے بلا اور سختی کے بھی ہیں۔

وہ خیال کرے گا۔ کہ اُس کے ساتھ فاقرہ کا سلوک کیا جائے گا۔ یا اُس پر کوئی بلا یا سختی آنے والی ہے۔

تراقی۔ ترقوہ۔ کی جمع ہے۔ یعنی ہنسلی۔

رَاقٍ۔ بچانے والا۔ رَقَيَ۔ يَرْقِي یا رَقِيَ يَرْقَىٰ سے ہے۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ

پنڈلی پنڈلی سے جڑ جائے گی۔

سَاق۔ پنڈلی۔ عربی محاورے میں مصیبتوں کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے قامت الحربُ علی الساقِ۔ یعنی لڑائی سخت ہوگئی۔

مصیبت پر مصیبت آنی شروع ہوگی۔ یا موت سے بھی مُراد ہوسکتی ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد انسان کے اعضاء جوڑ دیئے جاتے ہیں۔

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ۙ

اُس دن تم اپنے رب کی طرف لے جائے جاؤ گے۔

(سورۃ قیامۃ رکوع ۲)

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ پچھلے رکوع میں فرمایا تھا کہ جب انسان پر موت کا وقت آتا ہے۔ تو اُسے کہا جاتا ہے۔ کہ تمہیں اب تمہارے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ مگر وہ جانا کسی کام کا نہیں۔ یہ شخص خدا تعالےٰ کے سامنے کس طرح پیش ہو۔ پیش تو ہو گا مگر کس طرح نہ تو اس نے صدقہ کیا، اور نہ نماز پڑھی۔ ایک بندوں کا حق ہے۔ ایک اللہ کا۔ صدقہ دینا بندوں کا۔ نماز پڑھنا اللہ تعالےٰ کا۔ لیکن ان دونوں میں سے اُس نے کوئی بھی حق ادا نہیں کیا۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ بعض لوگ اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش ہونگے تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ جب میں بھوکا تھا تو تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ جب ننگا تھا تو کپڑے۔ جاؤ تم اب جنت میں رہو۔ تو وہ کہیں گے۔ کہ یا اللہ تیری شان ان باتوں سے مصفّٰی ہے۔ تو خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ جب میرا کوئی بندہ ننگا تھا تو تُو نے اسے کپڑے دیئے۔ جب بھوکا تھا تو کھانا کھلایا۔ تو سمجھ مجھے ہی کپڑے پہنائے اور کھانا کھلایا۔ گویا اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی مدد کو اپنی مدد قرار دیا ۔

اسلامی تعلیم یہ نہیں کہ انفرادی صدقہ کیا جائے۔ اسلام چاہتا ہے۔ کہ کوئی دُنیا میں ننگا رہے نہ بھوکا ۔ ضرورتمندوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے ۔

گویا اسلامی تعلیم یہ ہے۔ کہ صدقہ کے وجود کو مٹایا جائے۔ ہر فرد جماعت کا کام میں لگا ہوا ہو۔ جن کو کام نہ ملے اُن کے لئے کام مہیا کیا جائے۔ اُمراء کو چاہیئے۔ کہ وہ کام مہیا کریں۔ اور غرباء کو چاہیئے کہ وہ سوال کرنے سے بچیں۔ سوالی لوگ ہی اکثر قوم کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں۔ یہ صدقہ صدق سے نکلا ہے۔ صدق کے معنے نیک نیتی۔ دوستی۔ سچائی ۔

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ لیکن اُس نے جھٹلا دیا۔ اور منہ پھیر لیا۔ بعض لوگ ہوتے ہیں۔ وہ جھٹلاتے ہیں اور گالی گلوچ کرتے ہیں۔ لیکن اسکے بعد اُن کا غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض گالی گلوچ کے بعد بھی ٹھنڈے نہیں ہوتے ۔

یَتَمَطّٰى۔ اکڑتا ہوا ۔

تمطّٰی۔ اکڑ کر چلنا۔ تبختر۔ ایسی طرز پر چلنا کہ دوسروں پر فضیلت ظاہر ہو۔ چلتے ہوئے ہاتھ کو حرکت دینا۔

اَوْلٰی۔ زیادہ قریب۔ یہاں یہ معنے نہیں بلکہ ہلاکت کے زیادہ قریب پہنچ جانا۔

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ تُو ہلاکت کے قریب پہنچ گیا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ

تُو ہلاکت کے قریب ہوگیا۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ تُو ہلاکت کے قریب ہوگیا ٭

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی ؕ کیا اِنسان خیال کرتا ہے۔ کہ ہم نے اُس کو بغیر کسی حد بندی کے چھوڑ دیا۔ ساری خرابی اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ اِنسان خیال کرتا ہے۔ کہ وہ کسی قانون کے نیچے نہیں ٭

سُدًی۔ جانور کو بے لگام چھوڑ دینا۔

عَلَقَۃ۔ جما ہوُا۔

فَسَوّٰی۔ برابر بنانا۔ تندرست بنانا۔ برابر کیا۔ ہر قسم کی طاقتیں عطا کیں۔ کوئی کجی نہیں رکھتا۔ اس کی تمام ضروریات پُوری کیں۔ یعنی جسم کا کوئی حصّہ نہیں جس کی ضرورت پیدا نہ کی ہو۔ آنکھ بنائی تو نُور دیا۔ کان بنائے تو سُننے کی طاقت دی۔ زبان دی تو اُس کے چکھنے کے لئے رزق پیدا کیا۔ ناک پیدا کیا تو اُس میں سونگھنے کی طاقت رکھی اور سونگھنے کے لئے پھول وغیرہ بنائے۔ غرضنکہ ہر ایک طاقت کا جواب بنایا۔

زوج۔ ایک دوسرے کا جوڑا۔ عربی میں زوج کے معنے جوڑے کا ایک حصّہ۔ دو میں سے ایک۔ یعنی دو چیزوں کا ایک حصّہ۔ جیسے ایک جوتی۔ خاوند بیوی میں سے ایک۔ خواہ مرد ہو خواہ عورت۔ مرد عورت کا جوڑا۔ تو اِس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ یا مرد یا عورت۔ اسلئے فرمایا

تقویٰ

رنگ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوبتر
ہے یہی ایمان کا زیور یہی دین کا سنگار

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ کے معنے بُرائی سے بچنا۔ اور نیکی اور ہر راستبازی میں حصّہ لینا۔ تقویٰ صدق۔ صفا اور کوشش سے حاصل ہوتا ہے۔ انسان میں تمام اخلاق میں سے ضروری چیز تقویٰ کا ہونا ہے۔ اگر انسان میں تقویٰ پایا جائے گا۔ تو یقینی طور پر اس میں اخلاق حسنہ کا بھی وافر سے وافر حصّہ پایا جائے گا۔ اور اسکے برعکس جس میں تقویٰ نہیں پایا جاتا۔ تو ہم یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس میں واجبی طور پر باقی اخلاق حسنہ پائے جاتے ہیں۔ گو اسمیں اخلاق فاضلہ پائے جاتے ہوں لیکن اس میں ان کا استعمال واجبی طور پر نہیں کہہ سکتے کیا ہی مبارک وُہ اِنسان ہے جس کا کام تقویٰ ہے۔ اور کیا ہی باصفت وُہ انسان ہے۔ جو تقوےٰ اختیار کرے۔ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جسکے پانیوالا انسان ہر قسم کے اخلاق فاضلہ کا جامع ہوتا ہے۔ یہی ایک چیز ہے۔ جو انسان کو ہر قسم کی بدعات اور ہر قسم کے اخلاق رذیلہ سے بچاتی ہے۔ اخلاق رذیلہ سے بچاتی ہی نہیں بلکہ

انسان کو با اخلاق انسان بنا کر با خدا انسان کی انتہا تک پہنچاتی ہے۔ تقویٰ ہی سب نیکیوں کی جڑ ہے۔ اور تقویٰ کے بغیر انسان کا ایمان بھی کامل نہیں۔ اور تقویٰ سے ہی انسان فلاح والا بن جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقتہ۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو پورا زور لگا کر تا تم فلاح والے بن جاؤ۔ پھر فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً ویکفر عنکم سیاٰتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم۔

غرض بار بار اللہ تعالےٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ تقویٰ اختیار کرو معلوم ہوا۔ کہ مومن بننے کے لئے تقویٰ اختیار کرنا از حد ضروری ہے۔ مسلم کی ایک حدیث میں ہے۔ کہ نبی کریمؐ اپنی زبان مبارک سے کہا کرتے تھے۔ کہ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت تقویٰ عفاف اور غنا طلب کرتا ہوں۔

پھر ہم حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو دیکھتے ہیں۔ ان میں آپؑ نے یہی تعلیم دی ہے کہ ہر ایک قسم کے زہر آلودہ گناہ اور ہر اثم سے جو چیز بچاتی ہے۔ وہ تقویٰ ہی ہے۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایمان اگر ہے خام تقویٰ

پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے۔ کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت ہو گی تو نفس مر جائے گا۔ اسی لئے فرمایا۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر تم سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ اپنی پنجوقتہ نماز کو ایسے خوف سے ادا کرو گویا تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورا کرو۔ اور ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہے وہ حج کرے۔ تم نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور ہر بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے میرے دوستو جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جس سے وہ راضی ہو جائے آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اس سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح ستائے جاؤ گے۔ اور ہر طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر جو تمہیں زبان

یا ہاتھ سے دُکھ دے گا۔ وہ خیال کریگا۔ کہ اِسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء تم پر آئیں گے۔ تا تم ہر طرح آزمائے جاؤ۔ سو تم سُن رکھو کہ تمہاری فتحمندی اور غالب آنیکی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو۔ یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں۔ تو تمہارے دِل سخت ہو جائیں گے۔ اور تم میں وہی باتیں ہی ہوں گی۔ جن سے خُدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے اُوپر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی دُوسری خُدا کی۔ اگر خدا ہمیں کبھی نابُود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دُشمن ہو جائے۔ تو ہمیں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم خُدا کو کیونکر راضی کریں اور وہ کیونکر ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بنجاؤ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ ہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خُدا تعالیٰ کیطرف قدم اُٹھاؤ۔ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو"۔

معلوم ہُوا کہ خُدا کی رضاء حاصل کرنے کے لئے تقویٰ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جو اِنسان تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ خدا اُسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔ اور اس کے نفسانی جذبات کے جوش و خروش کو دبا دیتا ہے۔ اور اس میں ایک نئی رُوح پھونک دیتا ہے۔ جو اُسے رُوحانی تکمیل تک پہنچا دیتی ہے۔

ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جس شخص کے دِل میں تقویٰ ہے۔ جھوٹ نہیں بول سکتا۔ خیانت نہیں کر سکتا۔ چوری نہیں کر سکتا۔ اگر کِسی وقت اسے ایسا ناجائز کام کرنیکا خیال بھی آجائیگا تو فوراً یہ خیال کہ اگر لوگ نہیں جانتے تو خُدائے تعالیٰ اسے جانتا ہے اور وہ اس پہلے خیال کو روک دے گا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ ایک شخص اپنے لڑکے کو ساتھ لیکر باغ گیا۔ رات کا وقت تھا اُس نے لڑکے سے کہا کہ بیٹا میں باغ کے اندر جا کر پھل لاتا ہُوں۔ تم یہیں میرا انتظار کرنا اور اگر کوئی شخص ہمیں دیکھ پائے تو مجھے آواز دے دینا تاکہ مَیں جلدی سے چل نکلوں۔ ابھی باپ تھوڑی ہی دُور گیا تھا۔ کہ لڑکے نے آواز دی۔ ابا جان واپس آجایئے۔ وُہ دیکھیں ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے۔ باپ جلدی سے واپس آیا اور پُوچھا کہ وُہ کون ہے۔ جواب دیا کہ خُدائے تعالےٰ مجھے اور آپ دونوں کو دیکھ رہا ہے۔ یہ جواب سُنکر باپ کو ندامت ہُوئی اور وُہ اپنے اِس فعل سے باز آگیا۔

یہ تقویٰ ہی تھا۔ جس نے باپ بیٹے دونوں کو ایک قسم کے گناہ سے بچالیا۔

سچا تقویٰ خُدا کو راضی کر دیتا ہے اور خُدا بھی نہ معمولی طور پر۔ بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو ہر بلا سے بچالیتا ہے۔ اور متقی اِنسان وُہ ہوتا ہے۔ جو خُدا کے نشان سے متقی ہو۔ اِس لئے ہر انسان کو متقی بننا چاہیئے۔ اور کسل، سُستی، خیانت، غفلت، چوری اور ہر قسم کی بدی سے اپنے تئیں بچاتے رہنا چاہیئے۔ اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر نیک کام کی جڑ تقویٰ ہے۔

ع ہر اک نیکی کی جڑ یہ اِتقا ہے

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

انسان کو چاہیئے۔ کہ تقویٰ اختیار کرے۔ تا وہ گناہوں سے بچ سکے۔ اور نیکی کرنے پر قادر ہو۔ اور خُدا اور اُس کے رسُولؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کا کامل فرمانبردار ہو۔ کیونکہ سچی خوشحالی تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور تقویٰ سے ہی سچی راہ اختیار ہوسکتی ہے۔ اور وہ چیز جسکے ذریعے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ چیز جو گناہوں سے چھڑاتی ہے۔ اور خدا اسے تبارک تعالےٰ تک پہنچاتی ہے۔ اور فرشتوں سے صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے۔ وُہ یہی تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ تب حاصل ہوسکتا ہے۔ جبکہ ہم اپنی توجہ خُدا کی طرف لگادیں اور تمام تر کوشش صرف کردیں۔ تمام تر کوشش کا یہ مطلب نہیں کہ بالکل دُنیا کو خیرباد کہکر الگ ہو کر خُدا کی عبادت میں مصروف ہوں نہیں بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ دُنیا کا بھی کام کریں اور دینی بھی۔ چُنانچہ صحابہ دُنیاوی کام بھی کرتے تھے۔ اور دینی کام بھی کامل طور پر بجالاتے تھے۔

تقویٰ حاصِل کرکے اِنسان کو عاقبت کا سامان کرنا چاہیئے۔ اور دُنیا کو اس طرح سمجھنا چاہیئے۔ جس طرح ایک مُسافر سرائے میں ٹھہرتا ہے۔ اور وہ وہاں سے چند گھنٹے یا ایک دو دن کے بعد چل پڑتا ہے۔ اِسی طرح تمام لوگ دُنیا سے کوئی ۵۰ سال اور کوئی ۱۰۰ سال رہ کر آخیر حقیقی گھر میں چلے جائینگے۔ پھر خُدائے تبارک تعالےٰ فرماتا ہے کہ خیر الزاد التقویٰ۔ کہ سب سے جو بہتر عمل ہے وہ تقویٰ ہے۔

جب یہ معلوم ہوگیا کہ بہتر عمل تقویٰ ہے تو انسان کو اس سفر میں ضرور کچھ زادِ راہ رکھنا چاہیئے۔ تاکہ عاقبت میں کام آئے۔ اور حقیقی گھر میں کچھ فائدہ دے۔ تا آرام و سکون کیساتھ ہو رہے۔ اور وہ آرام جس کا ہر فرد و بشر خواہاں ہے اس کو حاصِل کرے۔ پھر یہ بات ہر بشر کو معلوم ہے۔ کہ دُنیا سفر ہے اور سفر کرکے حقیقی گھر میں جانا ہے۔ تو ضرور ہر نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیئے۔ اور حقیقی گھر میں جاکر عیش اور آرام

سے رہنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ تو لازم ہے کہ کوئی فرد بشر اسے ترک نہ کرے۔ اور اب دُعا ہے کہ خدائے تبارک تعالیٰ ہمیں بھی اور میری سب احمدی بہنوں کو تقویٰ عطا فرماوے۔ اور دین اور دنیا کے لئے نمونہ بننے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین ✽ والسلام

(امۃ السلام اختر کلاس دینیات دختر احمد الدین صاحب مرحوم قادیان)

کُتب مسیح موعودؑ ہمیشہ پڑھتی رہو!

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کے بہت ہی فوائد ہیں۔ دُنیا اور آخرت دونوں لحاظ سے۔ مجھ میں اتنی علمیّت تو نہیں ہے۔ کہ مَیں سب فائدے بیان کرسکوں۔ تاہم اپنے ناقص علم کے ماتحت جو کچھ ذہن میں آسکتا ہے عرض کرتی ہوں ✽

سب سے پہلے تو یہ بات ہے۔ کہ حضورؑ کی کتب چونکہ ایک نبی کے قلم سے نکلی ہُوئی باتیں ہیں۔ اس لئے ہم پر قرآن اور احادیث کے بعد ان کا پڑھنا لازم ہے۔ کیونکہ نبی کی باتیں خدا تعالےٰ کے احکام کے مطابق ہوتی ہیں۔ اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جبتک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ نہ کیا جائے عمل کیسے ہوسکتا ہے۔ زبانی باتیں سُننے سے نہ تو اتنا اثر ہوتا ہے جتنا پڑھنے سے، اور نہ اتنی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں جتنی انسان کو خود پڑھنے سے حاصل ہوتی ہیں ✽

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پڑھنے سے ایمان میں بہت پختگی ہوتی ہے۔ جتنا آپؑ کی کتابوں کو زیادہ پڑھا جائے اتنا ہی احمدیت کی سچّائی کا زیادہ یقین ہوتا جاتا ہے۔ اور یُوں نظر آنے لگتا ہے جس طرح آئینہ میں انسان کو اپنی صُورت نظر آئے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم کو ضلالت کے گڑھے سے نکالکر نور کیطرف لے جاتی ہیں ✽

خصوصًا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتیٔ نوحؑ" کو پڑھنے سے تو دل منوّر ہو جاتا ہے۔ اور بہت بدقسمت ہے وہ شخص جو اس کتاب کو پڑھ کر بھی یہ سمجھے کہ یہ ایک سچّے نبیؑ کا کلام نہیں۔ اور خُدا کے حکم کے ماتحت نہیں لکھا گیا۔

اس لئے ہمیں کوشش اور دُعا کرنی چاہیئے کہ حضورؑ کی کتابوں کی اشاعت میں زیادہ ترقی ہو۔ اور لوگوں کے دلوں میں یہ بات پیدا ہو جائے۔ کہ یہ ایک سچّے نبی کی کتابیں ہیں ✽

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیوقت میں اسلام پر چاروں طرف سے اعتراضات ہو رہے تھے۔ اور ان کا جواب دینے کی کسی

مُسلمان کو نہ تھی۔ ان کا مکمل جواب آپؑ کی مُبارک طاقت میں موجُود ہے۔ اور ہر منصف پر یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے۔ آپؑ کی کتابوں کے مطالعہ کے بعد اِسلام کے سوا تمام موجُودہ مذاہب موجُودہ صورت میں حق نہیں رہے۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو تمام مذاہب سے زیادہ سچّا اور فطرت کے مطابق ہے؛

خلاصہ یہ کہ اسلام کی حقیقت کو سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی کتب کے مطالعہ کے اِنسان حاصِل ہی نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کے اخلاق درست ہو سکتے ہیں؛

اگرچہ حضورؑ کی کتابیں پڑھنے کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں جن کی تفصیل میں اِسوقت نہیں عرض کر سکتی۔ تاہم مَیں نے چند موٹی موٹی باتیں عرض کر دی ہیں۔ اور اسی اختصار پر اکتفا کرتی ہُوں؛

آخر میں میری دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور تمام احمدی اور غیر احمدی بھائی بہنوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی کتب کے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپؑ کی کتابوں کے ذریعہ مخالفین کے دِلوں کی کدُورت دُور کرے۔ آمین

(صالحہ خاتون بنت ڈاکٹر محمُود احمدؐ صاحب قادیان)

حقیقتِ احمدیّت

میرا مضمون حقیقت احمدیت پر ہے۔

ہر احمدی کے فرائض اُسی وقت معلوم ہو سکتے ہیں جب ہمیں معلوم ہو کہ احمدی کسے کہتے ہیں، سو آپکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احمدی وہ ہے۔ جو حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مُرید ہو۔ وُہ تمام باتیں یا احکام جن کو حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی کتابوں میں درج کیا اور ضروری قرار دیا ہے۔ وہ اس کے فرائض ہیں۔ جن میں سے سب سے پہلے دس شرائطِ بیعت بھی ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے انسان احمدیت میں داخل ہو سکتا ہے۔ یعنی وہ دس باتیں جن کے اقرار کے بغیر کوئی شخص جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اِس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی کتب کو مدِنظر رکھنا ہر ایک احمدی کے لئے فرائض کا خلاصہ ہے؛

احمدی جماعت کیا ہی؟ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ اسلام کا ہی دُوسرا نام ہے اور اس نام کے اختیار کرنے کی یہ وجہ ہُوئی کہ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس میں خصوصًا فیج اعوج کے زمانہ میں لوگوں نے اصل اِسلام کو بدلا کر غلط عقاید اور اعمال کا ایک مجموعہ تیار کر لیا اور اس کا نام اِسلام رکھا۔ اِس لئے اِس زمانہ میں ایک فارسی الاصل

شخص اصل اسلام کو واپس لایا۔ صرف یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ وہ اِسلام ہے۔ جو اِسمُہٗ اَحمَدُ کے مِصداق نے پیش کیا ہے۔ اِس لئے اِس کے متبعین کا نام احمدی رکھا گیا ہے۔ یعنی ایسا مسلمان جس کو اِسمُہٗ اَحمَد کے مِصداق کے ذریعہ اسلام نصیب ہُوا ہو وہ احمدی کہلانے کا مستحق ہے۔ پس احمدیت اصل اور حقیقی اسلام کا ہی نام ہے۔ اس لئے احمدی کے بھی وُہی فرائض ہیں جو ایک سچے مسلمان کے لئے قرآن اور حدیث نے پیش کئے ہیں۔ اور جن کو لوگ بُھلا بیٹھے تھے۔ اور جنکو اِس چودھویں صدی میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ دنیا پر ظاہر کیا۔ اور اِن اِسلامی فرائض کی حقیقی فلاسفی صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہُوئی۔

تربیت اطفال۔ دیکھو! جب ایک احمدی کے ہاں لڑکا پیدا ہو، تو اس کے متعلق یہ ضروری ہے۔ کہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کے الفاظ کہے جائیں۔ اور اس میں یہ حکمت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے کہ یورپ کے ڈاکٹروں اور سائنس کے تجربہ کاروں نے مانا ہے۔ کہ چھوٹی عمر میں اور ایسی زبان میں جس کو بچہ نہ سمجھتا ہو۔ اگر کوئی بات درد دِل سے کہی جائے۔ تو وہ ضرور اس کی زندگی کے کسی نہ کسی زمانہ میں اِس کے دِل پر اثر کرتی ہے۔ اِسی طرح اگر توفیق ہو تو ساتویں دن دو۲ یا ایک بکرا ذبح کر کے دوستوں آشناؤں غرباء میں گوشت تقسیم کیا جاوے۔ جس میں علاوہ خوشی کے اظہار کے یہ بھی اشارہ ہے کہ اِلٰہی ہم تیرے ایسے فرمانبردار ہیں۔ کہ جس طرح تُونے لڑکے کی پیدائش پر بکرے کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ہم نے تعمیل کی۔ اِسی طرح اگر کسی زمانہ میں تیری مرضی یہ ہو کہ ہم اس کو قربان کر دیں تو اسکے لئے بھی ہم طیار ہیں علاوہ ازیں اِس قربانی میں ایک یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ اولاد کی قربانی کا رواج تھا۔ یا اِلٰہی احکام ہی اس کے موجب ہوتے تھے مگر بزرگ نبی ابراہیم علیہ السلام کیوقت سے تُونے یہ حکم اُٹھا لیا اور اب تُونے ہمیں اولاد کی ظاہری قُربانی سے معاف رکھا۔ سو اس شکریہ میں ہم بکرا ذبح کرتے ہیں۔ اور پھر ساتویں دن لڑکے کا نام رکھا جاتا ہے۔ اور ناموں کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایسے نام رکھے جائیں کہ جنمیں اللہ کی عظمت اور اُسکی عبُودیّت کا اقرار ہو۔ جیسے عبد اللہ یا عبد الرحمٰن وغیرہ۔ اِسکے بعد بچہ کو دُودھ پلانے کا مسئلہ ہے۔ اسکے متعلق اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ۔ یعنی حتے الوسع مائیں دُودھ پلائیں۔ ہاں اگر دُودھ نہ ہو یا کم ہو یا

اور کوئی وجہ روک ہو۔ تو دُوسری عورت سے پلوایا جا سکتا ہے۔ حدیث شریف میں تاکید ہے۔ کہ ایسی عورت سے دُودھ پلوایا جائے جو علاوہ دینی اور اخلاقی خوبیوں کے جسمانی صحت کے لحاظ سے بھی موزون ہو۔ پھر بچوں کے لئے نہلانے اور صحت کے حصُول کے متعلق بھی حدیث میں تاکید ہے۔ چُنانچہ بخاری میں ہے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے تھے۔ آپؐ اُس کو جب لیتے تھے۔ تو اُسے سُونگھا کرتے تھے۔ تاکہ یہ دیکھیں کہ آیا اس کو نہلایا اور صاف رکھا گیا ہے یا نہیں۔ دُودھ پلانے کی میعاد زیادہ سے زیادہ دو سال اور عموماً پَونے دو سال شریعت نے رکھی ہے۔ پھر دُودھ چھُڑانا چاہیئے۔ جب بچہ تین برس کا ہو۔ اور بولنے لگے۔ تو اُسے دُعائیں اور نیک کلمات سکھائے جائیں۔ جیسے کہ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و امام حسینؓ کو دُعائیں حفظ کرایا کرتے تھے۔ اور اس وقت اُن کی عمر دو۲ دو۲ تین۳ تین۳ سال کی تھی۔ اِسی طرح کھانے کے متعلق تربیت کی جاوے۔ کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ اور جب بچہ سات برس کا ہو تو اُسے نماز سکھانی چاہیئے۔ اور دینی دنیوی تعلیم کے لئے پاک رسولؐ کا فرمان ہے کہ دو۲ علم سیکھنے ضروری ہیں۔ ایک دینی اور دُوسرا وہ جس کے ذریعہ انسان گزارہ کر سکے۔

ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ جن اصول کو وہ سچا مانتا ہے وُہ لوگوں میں پھیلاوے۔ مثلاً ایک احمدی مانتا ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ تو اُس کا فرض ہے۔ کہ وُہ تمام ایسے لوگوں کو جو حضرت عیسے علیہ السلام کو زندہ تسلیم کرتے ہیں۔ اُن کو غلطی سے آگاہ کرے۔ مثلاً کہے کہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ قیامت کے روز حضرت عیسےٰؑ اللہ تعالیٰ کے اِس سوال کے جواب میں کہ کیا تُو نے عیسائیوں کو اپنی خُدائی کی تعلیم دِی تھی۔ وہ کہینگے کہ مجھے تو علم ہی نہیں کہ قوم نے مجھے خُدا بنایا۔ اس جواب کو غیر احمدیوں کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ کہ بتاؤ اگر حضرت عیسےٰؑ زندہ ہیں اور وہ ایک زمانہ میں دُنیا میں آئینگے۔ اور تمام کافروں کو مسلمان بناویں گے۔ تو اُنہیں دُنیا میں خود بخود یورپ، امریکہ کے کروڑوں عیسائیوں کو دیکھ کر معلوم ہو جائے گا۔ کہ دُنیا میں ایک بڑی قوم مجھے خُدا سمجھتی ہے۔ تو پھر کِس طرح قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ یہ کہینگے کہ مجھے خبر نہیں۔ معاذ اللہ نبی ہو کر اللہ تعا کے سامنے خلاف واقعہ کہینگے۔ اِس سے معلوم ہُوا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ دُنیا میں آئینگے ہی نہیں۔ کیونکہ وہ عیسائیوں کے موجودہ غلط عقیدہ سے ناواقف ہوں گے۔ اور قیامت کے

دن تک بے خبر رہیں گے۔ اسی طرح اُنہیں یُوں کہا جائے کہ اگر حضرت عیسےٰ ؑ زندہ ہوتے تو قرآن مجید میں کبھی یُوں نہ کہا جاتا کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاءؑ فوت ہو گئے۔ اسی طرح اِنَّ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ ط یعنی جن لوگوں کو دُنیا میں خُدا سمجھا جاتا ہے۔ وُہ مر چکے ہیں زندہ نہیں۔ چونکہ حضرت عیسیٰ ؑ کو بھی لوگ پُوجتے ہیں۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ حضرت مسیح ؑ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ پھر کہا جائے۔ کہ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ یعنی اے نبیؐ تُو کافروں کو کہدے کہ تم جو کہتے ہو کہ اگر تو آسمان پر ایکدفعہ چڑھ کر دکھاوے تو ہم مُسلمان ہو جائیں گے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ گو مَیں رسُول ہُوں۔ مگر بشر ہُوں۔ اور بشر آسمان پر نہیں جایا کرتا۔ پس حضرت عیسےٰ ؑ بھی تو بشر تھے۔ پھر یُوں کہا جائے کہ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ موسیٰؑ اور عیسےٰ ؑ اگر زندہ ہوتے تو ضرور میری پیروی کرتے۔ پس تم لوگ ایسی صریح باتوں کے ہوتے ہُوئے کیوں حضرت عیسےٰ ؑ کو زندہ سمجھتے ہو؟

نبوّت کی تشریح۔ اسی طرح ایک احمدی مانتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوّت بند نہیں ہے۔ لہذا دروازہ نبوّت بند ماننے والے کو کہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی رحمت کو بند کرنیوالے نہ تھے۔ اگر بند کرنیوالے تھے تو رحمۃ للعلمین نہ ہُوئے۔ اور اگر جاری کرنیوالے تھے تو خدا کی رحمت جو سلسلہ نبوّت کے رنگ میں حضرت آدم علیہ السلام سے چلی۔ آپؐ کے وجُود سے کیوں بند ہو گئی۔ پھر یہ پوچھا جائے۔ کہ آپکی اُمّت پہلی اُمتوں سے اچھی ہے یا بُری۔ اگر کہو کہ بُری ہے تو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کیوں کہا گیا۔ اور اگر کہو کہ اچھی ہے۔ تو پھر پہلی اُمتوں میں تو نبی آئے۔ تو اس اُمّت کے افراد کیوں نبوّت کے درجہ پانے سے محروم ہُوئے۔ پھر یہ کہ نبی کریمؐ کے زمانہ کے لوگوں کو قرآن مجید میں مخاطب کر کے کہا گیا۔ اے آدم اگر آئندہ تم میں خُدا کے رسول آویں۔ تو اُن پر ایمان لے آنا۔ لیکن اگر بعد آنحضرت صلعم نبوّت و رسالت بند تھی۔ تو کیوں کہا گیا کہ اگر نبی آویں تو ایمان لے آنا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امکان نبوّت و رسالت باقی ہے۔ پھر اِن سے یہ کہا جاوے کہ قرآن مجید میں لکھا ہے۔ ایک دِن چُننے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے رسُول اور آدمیوں میں سے رسُول۔ لیکن اگر دروازہ نبوّت بند

ہے تو پھر یہ کیوں کہا گیا۔ کہ آدمیوں میں سے اللہ تعالیٰ رسُول چُنے گا۔ ہاں اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن شریف میں آنحضرتؐ کو خاتم النبیینؐ کہا گیا ہے۔ تو اس سے ثابت ہے کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خاتَم کے معنے بند کرنیوالے کے نہیں۔ بلکہ خاتَم کے معنے مُہر کے ہیں۔ اور مُہر اس لئے لگائی جاتی ہے کہ جس کاغذ پر لگے اُس کی تصدیق ہو جائے۔ پس آپؐ نبیوں کی مُہر ہیں یعنی کسی نبی کی نبوّت ثابت نہیں ہو سکتی جبتک آنحضرت اس کی تصدیق نہ کریں؛

علامات مسیح موعودؑ۔ پھر ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ مجدّد الوقت، مسیح موعودؑ اور مہدی مسعود ہیں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم لوگوں میں اپنے عقیدہ کی اشاعت کریں۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر حضرت صاحبؑ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے۔ تو اس صدی کا مجدّد کون ہے۔ اب تو نصف صدی سے بھی پانچ برس اُوپر گذر چلے ہیں۔ حالانکہ مجدّد کی بعثت صدی کے شروع میں ہونی چاہیئے۔ پس تمام دُنیائے اسلام میں کسی کا دعوئے مُجدّدیت نہ کرنا۔ اور حضرت مرزا صاحبؑ کا شروع صدی سے پہلے دعویٰ کر نا دلیل ہے اِس بات کی کہ آپؑ سچّے ہیں۔ جھگڑا تو تب ہوتا۔ کہ کئی مجدّد ہوتے اور ہمیں ایک

چُننا پڑتا۔ مگر اس صدی میں صرف ایک نے ہی دعویٰ کیا ہے۔ پھر پُوچھا جائے۔ کہ اگر مرزا صاحبؑ مہدی موعود نہیں تو ۱۳۱۱ سنہ ہجری کے رمضان میں چاند سُورج کو ایک ماہ میں حدیث کی مقررہ تاریخوں میں گرہن کیوں لگا۔ پھر یہ کہا جائے۔ کہ اگر آپؑ صحیح موعود نہیں۔ تو عیسائیوں کے دین کا غلبہ کس نے ردّ کیا۔ اور کس نے کسر صلیب کی۔ یعنی کس نے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیحؑ گناہوں کا کفارہ کرنیوالی صلیب پر مرے ہی نہیں۔ اور جب صلیب پر نہ مرے تو اُنہوں نے گناہ ہی نہ اٹھائے۔ اور جب گناہ ہی نہ اُٹھائے، تو کفارہ ہی نہ ہُوا۔ اور جب کفارہ ہی نہ ہُوا۔ تو عیسائی مذہب ہی باطل ہو گیا۔ پھر وہ کونسا پہلوان ہے۔ کہ جسکی شجاعت سے عیسائی لوگ مباحثہ سے کتراتے ہیں۔ پھر **ایک عقیدہ احمدی جماعتؑ کا یہ بھی ہے۔** کہ حضرت مرزا صاحبؑ سچے نبی ہیں۔ جو لوگ اِس دعویٰ کو نہیں مانتے اُنہیں کہنا چاہیئے۔ کہ اگر مسیح موعودؑ نبی نہیں تو مسلم کی حدیث میں کیوں لکھا ہے۔ کہ عیسےٰؑ نبی اللہ ہو کر آئے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میرے دعویٰ نبوّت سے پہلی زندگی کا مطہر ہونا میرے دعویٰ کو سچّا ٹھہراتا ہے۔ تو پھر اِس طرح سے کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحبؑ

کے متعلق قادیان کے ہندوؤں سکھوں آریوں اور غیر احمدی مسلمانوں کا بالاتفاق کہنا کہ آپؑ دعویٰ سے قبل ۴۰ سالہ زندگی میں نہایت پاک زندگی والے تھے۔ آپؑ کی صداقت کی دلیل نہ سمجھی جاوے۔ ان میں سب سے بڑی گواہی تو مولوی محمد حسین بٹالوی کی ہے۔ جس نے "اشاعۃ السنۃ" میں براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا کہ "اس کا مصنف ایک ایسا آدمی ہے جس کی نظیر ۱۳۰۰ سال میں نہیں ملی۔ پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔ پھر نبی کے معنی یہ ہیں۔ کہ جو خدا سے خبر پاکر لوگوں کو بتائے۔ اب مرزا صاحبؑ کو دیکھو۔ کہ آپؑ نے ہزاروں خبریں قبل از وقوع لوگوں کو بتائیں۔ جو پوری ہوئیں۔ آپؑ نے فرمایا۔ لیکھرام قتل ہوگا۔ ایسا ہی واقعہ میں ہوا۔ ڈوئی میری زندگی میں مریگا۔ ایسا ہی ہوا۔ طاعون پڑے گی۔ واقعہ میں پڑی اور خوب پڑی۔ فرمایا کہ بنگالہ کی تقسیم میں ترمیم ہو جائے گی۔ اور بنگالیوں کی دلجوئی ہو گی۔ وہ ہوئی۔ فرمایا دلیپ سنگھ پنجاب میں نہ آسکیگا۔ وہ عدن سے لوٹایا گیا۔ پھر فرمایا۔ قادیان کو آج کل کوئی نہیں جانتا مگر ایک زمانہ آئے گا دور دراز سے لوگ آویں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپؑ نے اسوقت فرمایا جبکہ کوئی اولاد نہ تھی۔ کہ میرے یہاں اس بیوی سے ایک بیٹا ہوگا۔ اور وہ اپنے ارادہ کا پکا میرا جانشین ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آج کل وہی خدا کا برگزیدہ آپؑ کا خلیفہ ہے۔ پس اسی طرح آپؑ کی بے شمار خبریں صحیح نکلیں۔ اور نبوّت اسی کا نام ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ آپؑ نبی نہ ہوں۔ غرض ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ ان تمام عقائد کو جن کو وہ مانتا ہے۔ لوگوں میں پھیلاوے مگر نرمی سے کام لے۔

فرائض احمدی

کسی کو بُرا نہ کہے سب کا خیر خواہ ہو۔ اس میں ایثار ہو۔ خواہ خود دکھ اٹھائے، مگر اوروں کو آرام پہنچائے۔ ہم وطنوں سے سلوک کرے۔ نماز روزے کا پابند ہو۔ توفیق ہو حج کرے۔ صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ دے۔ لوگوں کی مشکلات میں کام آوے۔ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے۔ مسرف اور عیاش نہ ہو۔ غرض دنیا کے امن و چین کا موجب بنے۔

اے ربّ العالمین تو ہم سب احمدیوں کو محض اپنے فضل سے ان باتوں کے کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(خاکسارہ رفیعہ بیگم بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان شریف)

168

جزاک اللّٰہ

واقعات و حوادث و عجائبات

نارتھمبرلینڈ (برطانیہ) کی ایک ۲ سالہ عورت جو کئی پوتوں۔ پوتیوں کی دادی ہے ایک ۷۰ سالہ شخص مسٹر ولیم ڈولنگن سے شادی کرنیوالی ہے۔ عورت کا نام مسز مارگریٹ جواٹیس ہے مسز جوابیس کی یہ دُوسری شادی ہے۔ پہلی شادی سے اسکے ہاں چھ بچے ہیں۔ جو سب شادی شدہ ہیں۔ اسکے علاوہ اس کے ۱۷ پوتے، پوتیاں اور ۵ پڑپوتے ہیں ؛

کہتے ہیں کہ ملکہ وکٹوریہ کے عروسی جوڑے پر لیس اور فیتہ وغیرہ لگانے پر ۲۰۰ عورتیں لگائی گئی تھیں۔ اور اُنھیں یہ کام ختم کرنے میں آٹھ ماہ کا طویل عرصہ لگا۔ اس عروسی جوڑے کی قیمت دس ہزار پونڈ تھی ؛

بنگال میں ایک عورت نے پچھلے ۶۵ سال سے روٹی کا ایک لقمہ تک نہیں کھایا۔ مگر اس کے باوجود اس کی طاقت اور خوبصورتی میں فرق نہیں آیا۔ اب اس کی عمر ۶۸ سال ہے ؛

کینیڈا میں سب سے بُوڑھی عورت کی حال ہی میں ۱۰۳ ویں سالگرہ منائی گئی۔ اور اس کے اعزاز میں رقص و سرود کی ایک محفل ہُوئی جس میں اُس کے ایک سو پوتے پوتیاں اور تین پڑپوتے شریک ہُوئے۔ مسز پوسٹر اس نے خود بھی ناچ کیا ؛

یوگوسلاویا میں ایک جھیل ہے۔ جو ۱۰ مربع میل اور ۶۰ فٹ گہری ہے۔ ہر موسم بہار میں وہ بالکل خشک ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس میں فصلیں بوئی جاسکتی ہیں۔ جب موسم بہار ختم ہو جاتا ہے۔ تو جھیل میں خودبخود پانی آنا شروع ہو جاتا ہے ؛

امریکہ کے ایک ہائی سکول میں ایک ۷۸ سال بُوڑھی عورت مس میری کونسل نے تعلیم حاصل کرنی شروع کی ہے۔ جب وہ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کے ساتھ جو اُس کی پوتی اور پڑپوتی کے برابر ہیں۔ جماعت میں جاتی ہے۔ اور سبق لیتی ہے۔ تو ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتی ؛

پول (ڈارسٹ) کی ایک عورت مسز سارا نتھا مس کی عمر اس وقت ۹۶ سال ہے۔ مگر اس کے باوجود وہ گھر کا تمام کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتی ہے۔ جس وقت اُسے فرصت ملتی ہے اور جب موسم خوشگوار ہو۔ وُہ کئی کئی گھنٹے

ریت پر دھوپ تاپتی رہتی ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ اس میں اس کی صحت کا راز مضمر ہے۔ دن میں کم از کم وہ دس میل سائیکل پر سیر کرتی ہے۔ جو لوگ زیادہ عرصہ زندہ رہنا چاہتے ہیں انہیں اس کا مشورہ ہے۔ کہ کام کرو۔ محنت کرو ہنسو۔ کھیلو۔ فکر مت کرو۔ اور یہی درازئ عمر کا راز ہے ؛

اوٹاہ (ریاستہائے متحدہ) کی گریٹ سالٹ لیک میں اس وقت ایک تہائی نمک ہے۔ اسکے عین درمیان میں ایک جزیرہ واقع ہے۔ قدرت کے کرشمے دیکھئے۔ کہ اس جزیرے کا پانی بالکل میٹھا ہے ؛

کارتھوبیا کے ایک پادری نے عجیب شغل اختیار کر رکھا ہے۔ جب سے وہ پادری بنا ہے۔ ہر روز اپنی قبر کھودتا ہے۔ جس وقت قبر مکمل طور پر کھودی جاتی ہے۔ تو وہ اُسے بھر دیتا ہے۔ اور پھر نئے سرے سے کھودنا شروع کر دیتا ہے۔ اُس کا بیان ہے۔ کہ اِس سے اُسے یہ بات ہر وقت یاد رہتی ہے۔ کہ اُسے ایک نہ ایک دن مرنا ہے ؛

مدراس ۲۶ جون۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قصبہ شاہ پور جاجن ضلع گورداسپور میں ایک برہمن کے ہاں ایک سال پانچ مہینے کی گائے ہے۔ وہ سوئی ہوئی نہیں ہے۔ اور دُودھ دیتی ہے۔ اسی قسم کی ایک اور اطلاع وہاں سے آئی ہے۔ کہ وہاں کے ایک باشندے کے گھر سات مہینے کی بکری ہے۔ وُہ بھی سوئی ہوئی نہیں ہے۔ لیکن وُہ بھی دُودھ دیتی ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ گائے اور بکری نے پہلا سُوا بھی نہیں دیا۔ کہ دُودھ بغیر بچے کے دینا شروع کر دیا ؛

ایسیکس (انگلستان) کے ایک کسان کے پاس ایک بھیڑ ہے۔ چند دن ہوئے۔ اُس نے پانچ بچے دیئے ہیں۔ جنوبی انگلستان کا یہ ریکارڈ ہے۔ کسی بھیڑ نے آج تک اتنے بچے نہیں دیئے ؛

شہد کی مکھی ۳ لاکھ میل کا طویل سفر محض ایک پونڈ شہد جمع کرنے کے لئے کرتی ہے۔ ماہرین نے تجربہ کے طور پر شہد کی مکھیوں کا ایک چھتہ نزدیک کی شہد والی جگہ سے اُٹھا کر ۸ میل کے فاصلہ پر رکھ دیا۔ اِس طرح ہر ایک شہد کی مکھی نے ۱۶ میل سفر طے کیا۔ اور ۱۸۰۰۰ دفعہ اُس جگہ تک مکھیاں گئیں اور واپس آئیں ؛

یہ امر واقعہ ہے۔ کہ لنڈن میں ایک شخص محض ہنسی کی وجہ سے مر گیا تھا۔ وہ شخص ایک دن شام کو سینما دیکھنے چلا گیا۔ وہاں ایک بڑی مزاحیہ فلم دکھائی جا رہی تھی۔ جسکو دیکھ دیکھکر وہ اس قدر ہنسا۔ کہ اس کی دل کی حرکت بند ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے اس کی لاش کا معائنہ کیا۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ متوفی کی جسمانی حرکات نے (ہنسی کے دوران میں) اس کے نازک دل پر بہت برا اثر کیا۔ جو اس کی موت کا باعث ثابت ہوا۔

لنڈن میں ایک عورت کو جو ۵ بچوں کی ماں ہے خاوند کو زہر دینے کے جرم میں سزائے موت دیگئی ہے۔ ہاؤس آف لارڈز میں اس کیطرف سے اپیل دائر کیگئی ہے۔ مگر جب سے اُسے سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ وہ لکھنا سیکھ رہی ہے۔ چند دن ہوئے پہلی بار اس نے اپنا نام لکھا۔

ٹنکھرسٹ (انگلستان) کی ایک عورت مسز پن فولڈ کی عمر اسوقت ۱۰۳ سال ہے مگر اُسے لکھنے پڑھنے کا ابھی تک بہت شوق ہے۔ حال ہی میں اُس نے ایک نئی کتاب لکھنی شروع کی ہے۔ مسز پن فولڈ کا بیان ہے۔ کہ میں آجکل کی لڑکیوں کو دیکھکر حیران ہو رہی ہوں۔ انہیں حسن پرستی کے سوا کچھ پتہ ہی نہیں۔ نیم برہنہ حالت

وصیتیں

۴۶۰۶: منکہ سردار بیگم زوجہ چوہدری عبد القادر صاحب قوم راجپوت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۲۱۵ فضل محمود والا ڈاکخانہ گگو تحصیل پاکپٹن ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ر اگست ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔

(۱) نقد چھ سو روپیہ۔

(۲) مہر تین سو روپیہ ہے۔ کل نو سو روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد: سعیدہ بیگم اہلیہ بابو وزیر محمد صاحب مرحوم لاہوری بقلم خود۔ العبد: سردار بیگم نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: عائشہ بیگم اہلیہ بابو محمد ایوب سیکرٹری محلہ دار الرحمت

۳۸۰۱: منکہ راج بیگم المعروف منظور الٰہی زوجہ بابو فضل دین صاحب سب اوورسیر موصی قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن موضع حمزہ ڈاکخانہ مجیٹھہ تحصیل وضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیور طلائی مالیتی ۱۶۵/ روپیہ ادہ

170

مُفت مُفت مُفت

اصلی فیسرین خریدیں نقلی سے بچیں!

کیلوں۔ مہاسوں چھائیوں کا

فیسرین رجسٹرڈ

سے بڑھ کر کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ فیسرین کیلوں۔ چھائیوں۔ داغوں۔ پھنسیوں پھوڑے تلوں۔ لوکل مور خارش ایگزما وغیرہ جلد اور چہرے کی تمام بیماریوں کو مٹانے اور بدصورتی کو زائل کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تعریفی خط ملاحظہ ہو از

بیگم خواجہ جلال الدین صاحب عزیز منزل

لاہور "فیسرین چہرے کیلئے سب سے بہتر کریم پائی گئی۔ مجھے فخر ہے۔ کہ ہندوستان میں بھی اب اس قسم کی چیزیں بننے لگی ہیں۔ جو انگلینڈ اور یورپ کی دوائیوں کو مات کر دیں فیسرین بلاشبہ بہترین کریم ہے قادرِ مطلق اس اکسیر کے موجد کو سلامت رکھے"

قیمت فی شیشی ایک ہی روپیہ ہے لیکن آئندہ فیسرین کے ہر ایک خریدار کو فیسرین سنو (قیمت ۱۲/) دن کے سنگار کے لئے مُفت دی جاوے گی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

اہل لاہور بیلی رام برادرس اور شیخ عنایت اللہ جنرل مرچنٹ انارکلی سے خریدیں ۔

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

UTRONE Rgd:

یوٹرون رجسٹرڈ

طبقہ نسوان کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے۔ یہ ایام ماہواری کی خرابیوں مثلاً کمی خون حیض زیادتی حیض۔ بندش حیض حیض کا درد یا تکلیف سے آنا سیلان رطوبت۔ ہسٹیریا دباؤ گولہ درد سر۔ درد کمر۔ درد پیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے۔ یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوی (ٹانک) ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو بااولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں خوراک قلیل۔ ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔

فیسرین آٹو

یہ روح پرور۔ جانفزا۔ فرحت بخش عطر ہماری تازہ ایجاد ہے۔ قیمت چھوٹا سائز آٹھ آنہ ۸/ بڑا سائز ایک روپیہ (عہ/)

نوٹ:۔ اگر اسے فیسرین کریم۔ فیسرین سنو۔ یوٹرون۔ پائیریون کیساتھ منگوایا جاوے تو محصولڈاک نہ لگے گا ۔

ملنے کا پتہ:۔ **فیسرین فارمیسی مقام مکتسر فیروزپور پنجاب**

(امۃ السلام اختر بنت احمد الدین صاحب (مرحوم) قادیان)

کُرتے کے گھیرے کی بیل۔ اگر پتیاں سبز اور ترچھے پھول نیلے رنگ کے اور بڑے پھول گلابی رنگ کے لگائے جائیں تو بہت بھلی معلوم ہونگی

(خاکسارہ زینب بیگم بنت چوہدری نواب دین صاحب مرحوم حال قادیان)

خدا نعم البدل دے:- ہمیں یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا۔ کہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ دہلی (بابو غلام حسین صاحب) کا چھوٹا بچہ جو سات بہنوں میں سب سے چھوٹا بھائی تھا خدا سے جا ملا۔ اللھم اجعلہ لنا فرطا (ایڈیٹر)

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا